قرآن پاک میں کیا گواہیاں موجود ہیں۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہے

تمہید

میں نے کوشش کی ہے کہ میں قرآن پاک سے وہ گواہیاں پیش کروں جو اللہ تعالیٰ اس کے پیغمبروں اور لوگوں کے درمیان ہیں آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن ہر امت پر اس کے پیغمبر کو گواہ لائیں گے یہ گواہی اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بارے میں ہوگی۔ اور ایسا انسان بھی گواہ کے طور پر آئے گا جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کے لیے کوشش کی ہوگی اور خود بھی کتاب الٰہی کو مضبوطی سے پکڑا ہوگا اللہ تعالیٰ سورہ احزاب آیات 45 تا 48 پارہ نمبر 22 میں فرماتے ہیں اے نبیؐ ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اس کی اجازت سے آپ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے روشن چراغ ہیں اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دیجئے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے اور کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کریں اور ان کی تکلیف دینے پر توجہ نہ کیجئے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیجئے اور اللہ تعالیٰ ہی کافی وکیل ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی کریمﷺ کو اللہ تعالیٰ نے گواہی دینے والا بنا کر بھیجا ہے اس دنیا میں بھی قرآن پاک لوگوں تک پہنچایا اور اس کے لیے گواہی دی اور قیامت والے دن بھی قرآن پاک کے بارے میں گواہی دیں گے۔ یہ قرآن پاک ہم پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ہمیں اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے وہی ہمارے لیے کافی وکیل ہے۔ بنی کریمﷺ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے قرآن پاک کی طرف بلانے والے روشن چراغ ہیں۔

خواتین وحضرات!

آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے لیے کوشش کرنے والا اور اللہ تعالیٰ یعنی اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑا ہوگا۔ وہ بھی قیامت کے دن لوگوں پر گواہ ہوگا۔

سورہ حج۔ آیت 78۔ پارہ نمبر 17

اللہ تعالیٰ کے لیے یعنی قرآن پاک کیلئے جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حکم ہے اس نے تمہیں اپنے کام کیلئے چن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی اپنے باپ ابراہیم کی ملت پر قائم ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم یعنی فرمابردار رکھا تھا اور اس قرآن پاک میں بھی یہی ہے۔
تا کہ رسول اللہﷺ تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ ہو پس نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اللہ تعالیٰ کو مصبوطی سے پکڑ لو وہ تمہارا مالک بہت اچھا ہے۔ اور بہت ہی اچھا مددگار۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اس انسان کی گواہی کو بھی قیامت والے دن لوگوں پر لائیں گے جس نے اللہ تعالیٰ یعنی قرآن پاک کے لیے کوشش کی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑا ہوگا یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑا ہوگا جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کیلئے جہاد کیا ہوگا جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے وہ لوگوں پر گواہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام قرآن پاک میں فرمابردار رکھا ہے یعنی مسلمان۔ اور پہلے لوگوں کا نام بھی فرمابردار رکھا تھا تا کہ رسول اللہﷺ تم پر گواہ ہونگے اور قرآن پاک کے لیے کوشش کرنے والا یعنی جہاد کرنے والا لوگوں پر گواہ ہوگا۔

چونکہ آج کی گواہیوں میں کافر اور مشرک کا نام بار بار آئے گا۔ تو اس کے لیے ضروری ہے۔ کہ میں پہلے قرآن پاک سے دکھاؤں۔ کہ کافر اور مشرک قرآن پاک میں فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔ تا کہ آپ کو آیات سمجھنے میں آسانی ہو جائے۔

آئیں قرآن پاک کا ایک اور فیصلہ دیکھتے ہیں۔ کہ فرقے بنانے والے کافر ہیں۔ کیونکہ یہ ایمان لانے کے بعد پھر کافر بن جاتے ہیں۔

سورہ آل عمران آیات 100 تا103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی کی فرقے اطاعت کرو گے۔ اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوباہ کافر بنا دیں گے۔ اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔ جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔ اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔ وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اور مرتے دم تک مسلم رہنا یعنی تمہیں فرمابرداری کی حالت میں موت آنی چاہیے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔ اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔ کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔ یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائے گا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔ یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا3 کے مطابق ہے۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔ جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے۔ تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنا دیں گے۔ اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔ وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔ اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو کفر کی حالت میں موت آئے گی۔ اور مسلم نہیں ہو گے۔

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔ اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔ جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔ نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔ اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔ رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔ اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔ کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔ اور مسلم یعنی فرمابردار نہیں رہتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان یعنی کافر بن جاتا ہے۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔ یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔ کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔ یعنی کفر کر لیتا ہے

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔ اور آدمؑ کو سجدہ نہ کر کے کافر یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان بن گیا تھا۔

تو نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں نے کونسی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ ال عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔ یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کو مظبوطی سے پکڑنا۔ اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں نے جب فرقے بنا لیے۔ تو مسلم نہ رہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔ اسلام سے نکل گئے۔ یعنی کافر بن گئے۔ یعنی نافرمان بن گئے۔ جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔ دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔ فرمابردار یعنی مسلم تو تب تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر لیتا۔ قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیتا۔ نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔ شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔ اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنا لیا۔ ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔ انہوں نے قرآن پاک کے متضاد کام کر کے شیطان کو خوش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا ۔کہ مجھ سے ڈرنا ۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے ۔نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنا لیے اور نافرمان بن گئے ۔نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنالیا۔ تا کہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔

فرقے یعنی تفرقہ ڈالنے والے کو مشرک کہتے ہیں۔

سورہ شوریٰ۔آیت 13۔پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین کی وہی شرع یعنی طریقہ مقرر کیا ہے جس کی وصیت اُس نے نوحؑ کو کی تھی۔اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کیا ہے۔اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقے نہ بنانا۔یہی بات ان مشرکین کو ناگوار ہے۔جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ رسول ﷺ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔یہی دوسرے رسولوں کی طرف بھی وحی کیا گیا۔اللہ تعالیٰ نے دوسرے رسولوں کو بھی یہی وحی کی۔کہ دین میں فرقے نہ بنانا۔اس بات کی طرف رسول ﷺ نے بھی بلایا۔مگر مشرکوں کو یہی بات ناگوار ہے۔اور وہ دین میں فرقے بنا لیتے ہیں۔اور اس طرح مشرک بن جاتے ہیں۔اس لیے ان کو مشرک کہا گیا ہے۔کیونکہ وہ رسول کی بات نہیں مانتے۔اور فرقے بنا لیتے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی وصیت یہ تھی۔کہ فرقے نہیں بنانے۔

فرقے بنانے سے دین قائم نہیں رہتا۔بلکہ فرقے بنانے سے انسان اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی غلامی کرتا ہے۔ اسطرح مشرک بن جاتا ہے۔جبکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔اگر ہم نے اللہ تعالیٰ سے رجوع نہ کیا۔یعنی قرآن پاک سے رجوع نہ کیا۔تو ہم ہدایت حاصل نہ کر سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نام نہاد مفسروں نے اللہ تعالیٰ کی وصیت کو بدل دیا۔اور فرقے بنا لیے۔اب جو لوگ رسول ﷺ کے بجائے ان نام نہاد مفسروں کی اطاعت کریں گے یعنی فرقے بنائیں گے وہ مشرک ہوگے۔رسول ﷺ نے فرقہ نہ بنانے کا پیغام پہنچایا مگر فرقہ پرستوں یعنی مشرکوں کو رسول کا یہ پیغام پسند نہیں آیا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہدایت صرف اُسے ملتی ہے جو میری طرف یعنی قرآن پاک کی طرف رجوع کررتا ہے

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرست مسلم نہ بنے۔یعنی اسلام نہ لائے بلکہ کافر بن گئے۔اور مشرک بن گئے ۔یعنی مسلم نہ بنے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے مجرم بن گئے۔

سورہ قلم آیت 35 تا 36 پارہ 29

کیا ہم مسلم کو مجرم کے برابر کر دیں گے۔تمھیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مسلم یعنی اپنے فرمابردار انسان اور مجرم انسان کے بارے میں اپنا فیصلہ سنا رہے ہیں۔اپنا حکم سنا رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کیا میں ان دونوں کو برابر کردوں گا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔تمھیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔آئیں اس موضوع پر بات کرتے ہیں۔

مسلم کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کا فرمابردار اور فرقہ پرست کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کا مجرم۔جو لوگ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن کر رہیں گے یعنی قرآن پاک کی اطاعت فرمابرداری کریں گے۔کیا وہ مجرموں کے برابر ہوں گے۔مثلاً قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔اور مرتے دم تک مسلم یعنی فرمابردار رہنے کا حکم دیا۔تو اب جو فرقے بنائیں گے وہ مجرم بن گئے اور جو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار بن کر رہیں گے یعنی اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑ لیں گے۔وہ مسلم ہوئے۔اور فرقے بنانے والے اللہ تعالیٰ کے مجرم ہوئے۔اور اسلام سے نکل گئے۔یعنی مسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری سے نکل گئے۔سرکش ہو گئے ۔باغی ہو گئے۔کہ رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام

سے مرتد ہوگئے۔تو مجرم اور مسلم میں فرق واضح ہوگیا۔کہ فرقہ بنانے کے بعد وہ مجرم بن گئے۔اور مزے کی بات یہ ہے۔کہ یہ مجرم ہمیں کہانیوں کے زریعے بہکا رہے ہیں ۔اور جنت میں جانے کے عجیب عجیب طریقے دریافت کرتے رہتے ہیں۔کبھی خواب دیکھ لیا۔اور کبھی کسی بابے نے بشارت دے دی۔اور کبھی اوپر سے اُڑتا ہوا کاغذ آ گیا۔اور اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ نے قرآن پاک میں جو آسان طریقہ بتایا ہے۔اس کو مانتے ہی نہیں۔رسول ﷺ کے ساتھ شفاعت کی وہ کہانیاں جوڑ رکھی ہیں۔اس کے بارے میں کوئی ایک آیت بھی قرآن پاک میں نہیں ہے۔کیا رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کے مجرم نافرمان کا فر مرتد کے لیے سفارش کریں گے۔اور ایسے انسان کے لیے جس نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو رد کر دیا۔ٹھکرا دیا ہو۔اور مسلم ہی نہ ہو۔

اگر ان سے کہا جائے کہ قرآن پاک کی اطاعت کرنے والا جنت میں جائیگا۔تو تڑپ جاتے ہیں۔اور اپنے فرقے کے لیے مرے جاتے ہیں اور قرآن پاک چھڑوا کر ہی دم لیتے ہیں۔

- سورہ زمر۔آیات 22 تا 23۔پارہ 23

پھر کیا وہ جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام یعنی اپنی فرمانبرداری کے لیے کھول دیا ہو اور وہ اپنے رب کی طرف سے ایک روشنی یعنی قرآن پاک پر ہو۔تباہی ہے ان لوگوں کے لیے جن کے دل اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے سخت ہو گئے ہیں۔

یہی لوگ گمراہی میں پڑے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے بہترین کتاب نازل کی ہے۔جو ایسی کتاب ہے جس کے مضامین ملتے جلتے اور بار بار دہرائے گئے ہیں۔اسے سن کر ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور پھر ان کے جسم اور دل نرم ہو کر اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔یہی اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔وہ جسے چاہتا ہے اس قرآن کے ذریعے ہدایت دیتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے پھر اس کو ہدایت دینے والا کوئی نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ تباہی ہے ان لوگوں کے لیے جن کے دل اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے سخت ہو گئے ہیں۔یہی لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی تعریف اور توصیف بیان کرتے ہیں کہ قرآن پاک ایک ایسی کتاب ہے۔جس کے مضامین ملتے جلتے اور بار بار دہرائے گئے ہیں اور جن کے دل نرم ہو کر قرآن پاک کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔اسی راغب ہونے کو ہدایت کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتے ہیں۔اس قرآن پاک سے ہدایت دیتے ہیں اور جو اس قرآن پاک سے ہدایت نہیں لیتا۔تو وہ گمراہ ہی رہتا ہے۔جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو ہدایت نہیں سمجھتا۔اس کے لیے پھر کہیں بھی ہدایت نہیں ہے۔وہ گمراہ ہی رہے گا۔

- سورہ انعام۔آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے رسول ؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسول ؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقہ چھوڑ کر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رسی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا ہوگا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے فیصلہ کرنے والے قرآن کا پیغام سنا یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام سنا۔کہ رسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔تمام فرقہ والے قرآن پاک کا فیصلہ سن لیں۔یاد رکھیں کہ قیامت والے دن فیصلے نام نہاد مفسر یا فرقہ پرست نہیں کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کرے گا۔ ان فرقہ پرستوں کے آپس کے تعلقات قیامت والے دن ٹوٹ جائیں گے۔اور قرآن پاک کا فیصلہ چلے گا۔

خواتین وحضرات!

جب قرآن پاک سے ثابت ہوگیا کہ فرقے بنانے والے کافراور مشرک ہیں اوران کا رسول ﷺ کوئی تعلق نہیں۔تو آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔کہ قرآن پاک میں کیا گواہیاں موجود ہیں۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے۔

قیامت والے دن اللہ تعالیٰ رسولوں سے بھی پوچھیں گے۔اوران سے بھی پوچھیں گے جن کی طرف رسول کو بھیجا گیا تھا

سورہ اعراف۔آیات 2 تا 9۔پارہ نمبر 8

یہ ایک کتاب ہے جو آپ کی طرف نازل کی گئی ہے اس کی وجہ سے آپ کے سینے میں گھٹن نہیں ہونی چاہیے تاکہ آپ اس کے ذریعے لوگوں کو خبردار کریں اور یہ ایمان والوں کیلئے نصیحت ہے تمہارے رب کی طرف سے جو تم پر نازل کیا گیا ہے اس کی اطاعت کرواور اس کے سوا دوسرے ولیوں کی اطاعت نہ کرو مگر تم بہت ہی کم نصیحت مانتے ہو اور کتنی ہی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا اوران پر ہمارا عذاب رات کے وقت آیا۔یا پھر جب وہ دوپہر کو سو رہے تھے۔پھر جب ان پر عذاب آ گیا تو اس وقت اُن کا کہنا سوائے اس کے کچھ نہیں ہوتا تھا کہ بلا شبہ ہم ہی ظالم تھے جن لوگوں کی طرف ہم نے رسول بھیجے ہم ان سے بھی ضرور پوچھیں گے۔اور رسولوں سے بھی ضرور پوچھیں گے پھر ہم اپنے علم سے پوری حقیقت ان پر واضح کر دیں گے ہم اس وقت غائب تو نہیں تھے۔اس دن سچائی کے ساتھ اعمال کا وزن کیا جائے گا جن کے پلڑے بھاری نکلے تو وہی کامیاب ہونگے اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے تو یہی لوگ جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا کیونکہ وہ ہماری آیات سے ظلم کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ قیامت والے دن ہم رسولوں سے بھی ضرور پوچھیں گے اوران لوگوں سے بھی پوچھیں گے جن کی طرف رسول بھیجے گئے تھے۔

یاد رہے کہ جس طرح موسیٰ کو فرعون کی طرف بھیجا گیا اسی طرح ایک رسول ہماری طرف بھی بھیجے گئے ہیں۔جو ہم پر گواہی دیں گے۔۔۔

سورہ مزمل۔آیات 15 تا 19۔پارہ 29

بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے۔جو تم پر گواہی دے گا۔جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول کو بھیجا تھا پھر فرعون نے رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اس کو بری طرح پکڑ لیا۔پھر اگر تم بھی کفر کرو گے تو اس دن سے کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گی اور جس سے آسمان پھٹ جائے گا اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔بے شک یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف جانے والا راستہ اختیار کرلے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے رسول ﷺ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے۔جس طرح حضرت موسیٰ کو فرعون کی طرف گواہ بنا کر بھیجا تھا۔کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کررہے ہیں۔کیا ہم نے قرآن پاک کی نصیحت کو سمجھ لیا ہے یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے رسول کی اطاعت اس نصیحت یعنی قرآن پاک کے راستے کو اختیار کرنے میں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ میرے آنیوالے بیانات میں ان گواہیوں کے بارے میں اچھی طرح جان جائیں گے کہ لوگوں تک رسولوں نے جو اللہ تعالیٰ کی آیات پہنچائی ہیں تو جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کیا ہوگا یعنی نافرمانی کی ہوگی نا مانا ہوگا ان لوگوں کے ترازو خالی ہونگے اور وہ ہلکے ہونگے اور یہی ناکام اور نقصان اٹھانے والے لوگ ہونگے۔

نبی کریمؐ اپنی گواہی کے لیےاس انسان کی گواہی کو کافی کہہ رہے ہیں۔جس کے پاس قرآن پاک کاعلم ہے۔۔۔

سورہ رعد آیت 43 پارہ13

اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسول نہیں ہیں۔آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔اور اُس کی گواہی کافی ہے۔جس کے پاس کتاب یعنی قرآن پاک کاعلم ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی کریمؐ کی گواہی کے لیےاس انسان کا انتخاب کررہے ہیں۔جس کے پاس قرآن پاک کاعلم ہے۔رسول ﷺ کے زمانے میں ہراُس انسان کوکافر کہاجائے گا۔جومختلف فرقوں پر تھے۔ان تمام لوگوں میں سے صرف اُس انسان کی گواہی کومنتخب کیا گیا ہےجس کے پاس قرآن پاک کاعلم ہے۔گواہی کا یہ معیار قیامت تک کے لیے ہے۔

جولوگ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہوں۔مگر رسولؐ کے لیےگواہیاں دیتے ہوں۔ان کواللہ تعالیٰ نے منافق کہا ہے۔جھوٹا کہا۔

سورہ منافقون آیات 1 تا3 پارہ28

جب آپ ﷺ کے پاس منافق آتے ہیں۔تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔کہ آپؐ بے شک اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔کہ بیشک آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں۔کہ بیشک یہ منافق جھوٹے ہیں۔انہوں نے اپنی قسموں کوڈھال بنارکھا ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سےلوگوں کوروکتے ہیں۔بلاشبہ ان کے یہ کام بہت برے ہیں جو وہ کرتے ہیں۔یہ اس لیے کہ یہ لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے۔تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پرمہر لگادی اب وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک سے روکنے والےاوررسولؐ کے لیےگواہیاں دینے والوں کواللہ تعالیٰ نے منافق کہا ہے۔کیونکہ وہ ایمان لائے پھرکافر ہو گئے۔یعنی انہوں نے پہلےقرآن پاک کوسچ سمجھا اوراس کی اطاعت کی۔مگر بعد میں کافر ہوگئے۔یعنی فرقے بنالیےاورقرآن پاک سے روکنے لگے۔یعنی ایمان لانے کے بعد کفرکرلیا۔اللہ تعالیٰ نے ایسےلوگوں کے دلوں پرمہر لگادی۔اب انہیں کچھ بھی سمجھ نہیں آتی۔ان آیات میں قیامت تک آنے والے منافقوں کی شکل دکھائی گئی ہے۔جورسول ﷺ کے لیےتو گواہیاں دیں گےاورقرآن پاک سے روکنے والے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ اس انسان کی گواہی کوبھی قیامت والے دن لوگوں پرلائیں گےجس نے اللہ تعالیٰ یعنی قرآن پاک کے لیےکوشش کی ہوگی۔اللہ تعالیٰ کومضبوطی سے پکڑا ہوگا

سورہ حج۔آیت78۔پارہ نمبر17

اللہ تعالیٰ کے لیے جہاد کرو۔اس کے لیے جہاد حق ہے۔اس نے تمہیں اپنے کام کیلئے چن لیا ہےاور دین میں تم پرکوئی تنگی نہیں رکھی اپنے باپ ابراہیم کے ملت پرقائم ہوجاؤ۔اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم یعنی فرمابردار رکھا تھااوراس قرآن پاک میں بھی یہی ہے۔
تاکہ رسول اللہ ﷺ تم پر گواہ ہواورتم لوگوں پرگواہ ہوپس نماز قائم کرواورزکوٰۃ دواللہ تعالیٰ کومضبوطی سے پکڑلووہ تمہارا مالک بہت اچھا ہے۔اور بہت ہی اچھا مددگار۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اس انسان کی گواہی کوبھی قیامت والے دن لوگوں پرلائیں گےجس نے اللہ تعالیٰ یعنی قرآن پاک کے لیےکوشش کی ہوگی۔اللہ تعالیٰ کومضبوطی سے پکڑا ہوگا یعنی قرآن پاک کومضبوطی سے پکڑا ہوگا جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کیلئے جہاد کیا ہوگا جیسا کہ کوشش کرنے کاحق ہے وہ لوگوں پرگواہ ہوگا۔اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام قرآن پاک میں فرمابردار رکھا ہےیعنی مسلمان۔اور پہلے لوگوں کا نام بھی فرمابردار رکھا تھا تاکہ رسول اللہ ﷺ تم پر گواہ

ہونگے اور قرآن پاک کے لیے کوشش کرنے والا یعنی جہاد کرنے والا لوگوں پر گواہ ہوگا۔

قیامت والے دن اللہ تعالیٰ ہر امت میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے۔اور آپ ﷺ کو ان پر گواہ لائیں گے۔

سورہ النسا۔آیت 40 تا 42۔پارہ نمبر 5

بے شک اللہ تعالیٰ کسی پر زرہ برابر ظلم نہیں کرتا اگر کسی نے نیکی کی ہوگئی تو اللہ تعالیٰ اسے دگنا کردے گا اور اپنے پاس سے بہت بڑا اجر دے گا پھر کیا ہوگا اس دن جبکہ ہم ہر امت میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے اور آپ ﷺ کو ان پر گواہ لائیں گے تو جن لوگوں نے کفر کیا ہوگا اور رسول ﷺ کی نافرمانی کی ہوگی وہ اس دن تمنا کریں گے ۔کہ کاش ان پر زمین ہموار کردی جائے اور اللہ تعالیٰ سے وہ کوئی حدیث نہ چھپا سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ اس دن پھر کیا ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ یعنی پیغمبرؑ لائیں گے ہم پر گواہی دینے کیلئے آپ ﷺ کو ہم پر گواہ لائیں گے تو جن لوگوں نے کفر کیا ہوگا یعنی فرقے بنائے ہوں گے اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی ہوگی وہ اس دن تمنا کریں گے کاش زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائے آپ نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی یہ ہے کہ کفر کیا جائے۔یعنی فرقے بنائیں جائیں۔

رسول ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بڑی گواہی میرے اور تمھارے درمیان اللہ تعالیٰ کی ہے۔جس نے یہ قرآن میری طرف وحی کیا ہے تا کہ اس سے میں تمہیں خبردار کروں اور ان سب کو بھی جن تک یہ پہنچے۔یاد رہے کہ احادیث کی کتابوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کوئی گواہی نہیں دی۔۔۔۔

سورہ انعام۔آیات 19 تا 21۔پارہ نمبر 7

آپ ﷺ کہہ دو کہ سب سے بڑی گواہی کس کی ہے آپؐ کہیے اللہ تعالیٰ کی۔جو میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اور یہ کہ یہ قرآن میری طرف وحی کیا گیا ہے تا کہ اس سے میں تمہیں خبردار کروں اور ان سب کو بھی جن تک یہ پہنچے کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا معبود بھی ہے۔

آپؐ کہیے کہ میں تو ایسی گواہی نہیں دیتا معبود تو صرف وہ ایک ہے اور بیشک میں اس شرک سے بیزار ہوں اُن سے جو تم شرک کر رہے ہو جن لوگوں کو یہ کتاب دی گئی ہے وہ اس کو یوں پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں مگر جن لوگوں نے خود کو نقصان میں ڈال رکھا ہے وہ اس پر کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو جھوٹی بات کو اللہ تعالیٰ کے ذمہ لگا دے یا اس کی آیات کو جھٹلائے۔یقیناً ایسے ظالم لوگ کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کیساتھ ہے۔رسول ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی گواہی کو سب سے بڑا کہا کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا بھی معبود ہے آپؐ کہتے ہیں کہ میں تو ایسی گواہی نہیں دیتا کہ وہ ایک معبود ہے اور میں ان سے بیزار ہوں جنہیں تم اللہ تعالیٰ کے شریک بناتے ہو۔وہ لوگ جنہیں قرآن پاک ملا ہے وہ اسے اسطرح پہنچاتے ہیں۔جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں مگر جن لوگوں نے خود کو نقصان میں ڈال رکھا ہے وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے۔اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹی باتیں بنائے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے بے شک ظالم لوگ کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ان آیات میں رسول ﷺ نے قرآن پاک نازل کرنے کا یہ مقصد بیان کیا ہے۔کہ اس کے ذریعے قیامت تک آنے والے لوگوں کو خبردار کروں۔

رسول ﷺ پر صرف قرآن پاک پہنچا دینے کی زمہ داری تھی۔۔۔۔قیامت والے دن ہر امت میں سے ایک گواہ کھڑا ہوگا۔۔۔۔یعنی ہر امت میں سے صرف رسول گواہ ہوگا۔یعنی ہم پر کوئی صحابی تابع تابعین یا کوئی امام گواہ نہیں ہوگا۔

سورہ نحل۔آیت 82 تا 85۔پارہ نمبر 14

پھر اگر وہ پھر جائیں تو آپ ﷺ پر واضح پیغام پہچا دینا ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی قرآن کو پہچانتے ہیں پھر وہ اس کا انکار کرتے ہیں اور ان میں سے

اکثر کافر ہیں اور جس دن ہم ہر امت سے ایک گواہ کھڑا کریں گے۔ پھر کافروں کو اجازت نہ دی جائے گی اور نہ ان کی معذرت قبول کی جائے گی اور جب وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا ہوگا عذاب دیکھیں گے۔ پھر ان سے عذاب کم کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ یعنی پیغمبر کو کھڑا کریں گے پھر کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو اجازت نہیں دی جائے گی اور نہ ان کی معذرت کو قبول کیا جائے گا اور جنہوں ظلم کیا تھا عذاب دیکھیں گے پھر نہ ان سے عذاب کم کیا جائے گا نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

کافر اور ظالم فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔ اس کے لیے میری کتابیں دیکھیں۔ کافر کسے کہتے ہیں اور ظالم کسے کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی گواہی اس بات کیلئے کافی قرار دے رہے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو لوگوں کے لیے پیغام پہنچانے والا بنا کر بھیجا۔ اور اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے جس کسی نے پیغام پہنچانے والے کی اطاعت کی۔ اُس نے اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت کی اور جو پھر گیا تو ہم نے آپ ﷺ کو ان کی حفاظت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا۔

سورہ نسا۔ آیت 79 کا آخری حصہ تا 80۔ پارہ نمبر 5

آپ ﷺ کو تو ہم نے لوگوں کیلئے پیغام پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے جس کسی نے کی پیغام پہنچانے والے کی اطاعت کی۔ اُس نے اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت کی اور جو پھر گیا تو ہم نے آپ ﷺ کو ان کی حفاظت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی گواہی اس بات کیلئے کافی قرار دے رہے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو لوگوں کے لیے پیغام پہنچانے والا بنا کر بھیجا۔ اور اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے جس کسی نے کی پیغام پہنچانے والے کی اطاعت کی۔ اُس نے اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت کی اور جو پھر گیا تو ہم نے آپ ﷺ کو ان کی حفاظت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا۔

رسول ﷺ قیامت والے دن گواہی دیں گے۔ کہ قرآن پاک میں ہر بات کی وضاحت تھی۔ اور یہ ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ان لوگوں کیلئے تھی۔ جنہوں نے فرمابرداری کی ہے۔ یعنی جو مسلم بن کر رہے۔

سورہ نحل۔ آیات 86 تا 89۔ پارہ نمبر 14

جب مشرک لوگ دنیا میں اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے پروردگار یہی ہیں وہ ہمارے شریک جنہیں ہم تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے اس پر وہ ان کو جواب دیں گے کہ بیشک تم جھوٹے ہو۔ اُس دن یہ سب اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کریں گے اور وہ جو جھوٹ بناتے تھے۔ وہ انہیں بھول جائیں گے۔ جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے اس فساد کے بدلے جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔ اور جس دن ہم ہر امت سے انہیں میں سے گواہ کھڑا کریں گے اور ان پر آپ ﷺ کو گواہ لائیں گے اور ہم نے آپ ﷺ پر ایسی کتاب نازل کی ہے جس پر ہر چیز کا واضح بیان موجود ہے اور یہ ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے ان لوگوں کیلئے جنہوں نے فرمابرداری کی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کفر کرنے والے یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔ جن لوگوں نے اپنے فرقوں کو معبود بنا رکھا ہے۔ اور مشرک بن چکے ہیں ان آیات میں اُن کا حال بیان کیا گیا ہے۔ جو قیامت والے دن ان کا ہونے والا ہے۔ جب مشرک لوگ دنیا میں اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے پروردگار یہی ہیں وہ ہمارے شریک جنہیں ہم تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے اس پر وہ ان کو جواب دیں گے کہ بیشک تم جھوٹے ہو۔ اُس دن یہ سب اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کریں گے اور وہ جو جھوٹ بناتے تھے۔ وہ انہیں بھول جائیں گے۔ جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے اس فساد کے بدلے جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔ اور جس دن ہم ہر امت سے انہیں میں سے گواہ کھڑا کریں گے اور ان پر آپ ﷺ کو گواہ لائیں گے اور ہم نے آپ ﷺ پر ایسی کتاب نازل کی ہے جس پر ہر چیز کا واضح بیان موجود ہے اور یہ ہدایت

اور رحمت اور خوشخبری ہے ان لوگوں کیلئے جنہوں نے فرمابرداری کی ہے۔

خواتین وحضرات!

جن لوگوں نے کفر کیا ہوگا اور دوسروں کو قرآن پاک سے روکا ہوگا انہیں اس فساد کے بدلے عذاب پر عذاب دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ہم ہر امت میں گواہ کھڑا کر کے گواہی لیں گے۔ پھر کسی کو بے قصور ہونے کا اور توبہ استغفار کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا ظالم لوگ ایک دوسرے پر الزام لگائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے آگے فرمابرداری سے جھک جائیں گے اور جو کہانیاں وہ بناتے تھے وہ سب بھول جائیں گے۔

مشرک کافر اور ظالم فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔ اس کے لیے میری کتابیں دیکھیں۔ کافر کسے کہتے ہیں اور ظالم کسے کہتے ہیں۔ مشرک کسے کہتے ہیں۔

قرآن پاک لوگوں کے لیے کافی ہے۔ یہ گواہی اللہ تعالیٰ کی ہے۔ جو ہمارے اور رسول ﷺ کے درمیان ہے۔ فرقہ پرست اس بات کو نہیں مانتے۔ کہ قرآن پاک ہمارے لیے کافی ہے۔ وہ لوگ جو جھوٹ پر ایمان لاتے اور اللہ تعالیٰ سے کفر کرتے ہیں۔ ہیں۔ یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

سورہ عنکبوت۔ آیت 51 اور 52۔ پارہ 21

کیا انہیں یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے ان پر یہ کتاب نازل کی ہے۔ جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔ بے شک اس میں بڑی رحمت ہے اور نصیحت ہے ان لوگوں کے لیے جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسے سب معلوم ہے اور وہ لوگ جو جھوٹ پر ایمان لاتے اور اللہ تعالیٰ سے کفر کرتے ہیں۔ ہیں۔ یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات:۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کیا لوگوں کے لیے یہ قرآن کافی نہیں ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی نصیحت اور رحمت ہے ان کے لیے جو لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں یعنی قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ لوگوں سے کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ یعنی قرآن میں لوگوں کے لیے رحمت اور نصیحت ہے۔ جس کی گواہی اللہ تعالیٰ دیں رہے ہیں۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی گواہی کو گلے سے لگانے والے ہیں۔ اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کی گواہی کو گلے سے نہ لگایا اور اگر ہم نے قرآن کی نصیحت اور رحمت کو کافی نہ سمجھا۔ اور اللہ تعالیٰ سے کفر کیا یعنی فرقے بنائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کو کافی نہیں سمجھا۔ اور جھوٹ کی اطاعت کرتے رہے تو نقصان اُٹھانے والے ہوں گے۔ ایمان والوں اور رسول ﷺ کے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ ایمان لانے والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے قرآن پاک میں نصیحت اور رحمت ہے۔ اور ایمان والوں کے لیے قرآن کافی ہے۔ یہ رسول ﷺ کا پیغام تمام دنیا کے نام ہے۔ اور قیامت تک کے لیے ہے۔

آج نام نہاد امت مسلمہ فرقوں کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔۔۔ اور اسلام سے مرتد ہو چکی ہے۔ ان سے اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا کوئی دین قبول نہیں کریں گے۔ حالانکہ لوگ اس بات کی گواہی دیتے ہیں۔ کہ رسول ﷺ سچ پر ہیں۔ اور دین اسلام رسول ﷺ پر مکمل ہو چکا ہے۔ ان سے ان کے فرقے اللہ تعالیٰ کبھی قبول نہیں کریں گے۔

یہ وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔ حالانکہ وہ خود گواہی دے چکے ہیں۔ کہ یہ رسول ﷺ سچ پر ہے۔ اور ان کے پاس واضح دلائل بھی آ چکی ہیں۔ یعنی قرآن پاک۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ ایسے لوگوں کا بدلہ یہی ہے۔ کہ ان پر اللہ کی لعنت ہو۔ فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔

سورہ آل عمرآن آیات 85 تا 91 پارہ 3

اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا۔ تو اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کیوں ہدایت دے سکتا ہے۔ جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔ حالانکہ وہ خود گواہی دے چکے ہیں۔ کہ یہ رسول ﷺ سچ پر ہے۔ اور ان کے پاس واضح دلائل بھی آ چکی ہیں۔ یعنی قرآن پاک۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ ایسے لوگوں کا بدلہ یہی ہے۔ کہ ان پر اللہ کی لعنت ہو۔ فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔ اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ ہاں اس کے بعد جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم

کرنے والا ہے۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔ پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔ اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔ اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اسی حالت میں مر گئے۔ اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔ تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ یہی لوگ ہیں۔ جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ اور کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں تفصیل سے بات کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے سوا کوئی اور دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر کفر کرنے والے یعنی فرقہ بنانے والے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں۔ کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دی۔ کہ وہ سچ پر ہے اور ان کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک بھی آ گیا۔ پھر اس کے باوجود انہوں نے فرقے بنائے۔ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ وہ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔ اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ ہاں البتہ ایسا کام کرنے کے بعد جن لوگوں نے دنیا میں توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا۔ یعنی فرقے بنائے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔ یعنی فرقہ واریت میں بڑھتے چلے گئے تو اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔ اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔
بے شک جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے اور اسی حالت میں مر گئے۔ اگر کوئی پوری زمین کے برابر سونا فدیہ میں دینا چاہے گا۔ تو اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ یہی لوگ ہیں۔ جن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا

خواتین وحضرات

ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقے بنانے والے رسول ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں۔ اور ان آیات سے ہم نے جانا کہ فرقہ بنانے والے گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات

اسلام یا مسلم کا مطلب ہے۔ فرمابرداری یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری۔ فرقے بنانے والے تو اپنے نام نہاد مفسروں اور فرقہ پرستوں کی فرمابرداری کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری نہیں کرتے۔ یعنی قرآن پاک کی فرمابردای نہیں کرتے۔ اس طرح وہ کافر یعنی نافرمان بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔ مگر فرقہ پرست اللہ تعالیٰ کے نافرمان بن کر فرقے بناتے ہیں۔ اور کافر بن جاتے ہیں۔ جو ان فرقوں کی اطاعت کرے گا۔ وہ بھی کافر ہوگا۔ اور کافر جنت میں نہیں جا سکتا۔ یعنی ایمان لانے کے بعد کفر ہو جائے گا۔

قیامت والے دن گواہ یعنی تمام رسول اس بات کے بارے میں گواہی دیں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے روکنے والے لوگ اس میں پیچیدگی پیدا کرتے تھے اور وہ آخرت سے بھی انکار کرتے تھے۔ یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے آخرت کے بارے میں بتایا ہے۔ فرقہ پرست اسے نہیں مانتے۔ بلکہ جھوٹ بولتے ہیں۔ جیسا کہ رسول ﷺ اپنی امت کی سفارش کر کے بخشوا دیں گے۔۔۔۔۔۔ یہ جھوٹ ہے۔ کوئی رسول اپنی امت کو زبردستی نہیں بخشوا سکتا۔۔ جب تک وہ لوگ رسول پر ایمان نہیں لائیں ہوں گے۔ یعنی جو کتاب اس کے ساتھ بھیجی گئی۔ اس پیغام کو ماننے والے نہ ہوں گے۔

قرآن پاک سے روکنے والے اور اس میں پیچیدگی پیدا کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ گواہ یعنی رسول کہیں گے۔ کہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بنائے۔

سورہ ھود۔ آیات 18 تا 19۔ پارہ نمبر 12

اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے یہ لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کیے جائیں گے۔ اور گواہ کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بنائے۔ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے تھے اور اس میں پیچدگی پیدا کرتے تھے اور وہ آخرت سے بھی انکار کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قیامت والے دن رسولؑ ان لوگوں کے بارے میں گواہی دیں گے اور کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں۔ جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بنائے ایسے ظالموں یعنی فرقہ پرستوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے تھے اور اس میں پیچیدگیاں بیان کر کے قرآن پاک سے روکتے تھے۔ اور وہ قرآن کے مطابق آخرت کو بھی نہیں مانتے تھے یعنی انہوں نے بہت سے شفاعت کرنے والے گھڑ رکھے تھے۔ اور جو اصول اللہ تعالیٰ نے

قرآن پاک میں جنت میں جانے کے لیے بیان کیے ہیں۔انہیں تو مانتے ہی نہیں۔اور جوان کا فرقہ انہیں بتا تا ہے اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنا تا ہے۔اس پر یقین کرتے ہیں۔اس طرح فرقہ پرستوں نے لوگوں کو قرآن پاک سے روک رکھا ہے۔ان آیات میں فرقہ پرست اپنا حشر دیکھ لیں۔

سورہ سجدہ۔آیت 10 تا 16۔پارہ نمبر 21

آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ موت کا جو فرشتہ تم پر مقرر ہے تمہاری روح قبض کرے گا پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔آپ دیکھیں گے جب مجرم اپنے رب کے سامنے سر جھکائے ہوں ہونگے۔اے ہمارے رب ہم نے سب کچھ دیکھ لیا و رسن لیا لہٰذا ہمیں واپس بھیج دے کہ ہم صالح عمل کریں بیشک اب ہمیں یقین آ گیا ہے اور اگر ہم چاہتے تو ہر انسان کو ہدایت دے دیتے لیکن میری بات سچی ہو کے رہی کہ میں جہنم کو جنوں اور انسانوں سب سے بھر دوں گا۔بس اس بات کا مزہ چکھو جو تم نے اس ملاقات کے دن کو بھلا دیا تھا بیشک اب ہم نے بھی تمہیں بھلا دیا ہے۔اور جو کچھ تم کرتے رہے اس کے بدلے میں عذاب کا مزہ چکھو ہماری آیات پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب انہیں ان آیات سے نصیحت کی جاتی ہے تو سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے ان کے پہلو بستر سے الگ رہتے ہیں۔اور وہ اپنے پرودگار کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں۔اور جو زرق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ مجرم جب اللہ تعالیٰ کے سامنے سر جھکائے کھڑے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ سے التجا کریں گے کہ ہم نے سب کچھ دیکھ لیا اور سن لیا اب ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیج دیا جائے تاکہ ہم قرآن پاک کے مطابق عمل کریں جس کا نام صالح اعمال ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر ہم چاہتے تو سب کو ہدایت دے دیتے لیکن میری بات پوری ہوگئی کہ میں جہنم کو انسانوں اور جنوں سے بھر دوں گا پس تم اب اس عذاب کا مزہ چکھو کیونکہ تم نے میرے ساتھ ملاقات کو بھلا دیا تھا اب تجھے بھی بھلا دیا جائے گا یہ اس بات کا نتیجہ ہے کہ لوگوں نے اللہ سے ملاقات کو بھلا رکھا ہے پرواہ بھی نہیں کرتے کہ جب اللہ کے پاس جائیں گے تو جو رویہ اس کی ہدایت یعنی قرآن کے ساتھ کر رہے ہیں کیا جواب دیں گے اس رویہ کی وجہ سے اس عذاب کا مزہ چکھیں گے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہماری آیات پر وہ لوگ یقین کرتے ہیں جب انہیں آیات سنائی جاتی ہیں تو وہ سجدے میں چلے جاتے ہیں رات کو اُٹھ کر اللہ تعالیٰ کو اٹھ کر یاد کرتے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے پیسا خرچ کرتے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں۔

ان آیات سے ہمیں پتہ چلتا ہے۔کہ رسول ﷺ کا راستہ قرآن پاک ہے۔جس سے فرقہ پرستوں نے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے۔قیامت والے دن ان لوگوں کے بارے میں رسول ﷺ گواہی دیں گے۔کہ لوگوں نے قرآن پاک چھوڑ رکھا تھا۔ایسے تمام فرقہ پرست رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔

سورہ فرقان۔آیت 25 تا 31۔پارہ نمبر 19

اور جس دن آسمان پھٹ جائے گا اور ایک بادل نمودار ہوگا اور فرشتوں کو لگا تار اتارا جائے گا اس دن حقیقت میں بادشاہی اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور وہ دن کافر کیلئے بے حد سخت ہوگا اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ چبائے گا۔اور کہے گا۔کاش میں نے رسول ﷺ کا راستہ اپنایا ہوتا۔ہائے میری کمبختی کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے مجھے نصیحت یعنی قرآن پاک مل جانے کے بعد گمراہ کر دیا اور شیطان تو انسان کو رسوا کرنے والا ہے اور رسول ﷺ کہیں گے۔کہ اے میرے رب بیشک میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کیلئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں۔اور آپ کا رب ہدایت کرنے اور مدد کرنے کو کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں۔ان آیات میں کافر اور ظالم فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت والے دن کافر اور ظالم پچھتائیں گے اور ہاتھ چبائیں گے کہ کاش میں نے رسول کا راستہ اختیار کیا ہوتا کہ کاش فلاں شخص میرا دوست نہ ہوتا۔اس نے تو میرے پاس نصیحت آ جانے کے بعد مجھے گمراہ کر دیا اور رسول گواہی دیں گے اور اللہ تعالیٰ سے شکایت کریں گے۔اے میرے رب بیشک میری قوم نے قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے ہر نبی کے لیے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں

خواتین وحضرات:

جن لوگوں نے فرقے بنائے ہوئے ہیں اور قرآن پاک کو چھوڑ کر فرقوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔ایسے تمام لوگ نبیؐ کے دشمن ہیں۔ان آیات کو بار بار پڑھیں آپ کوانشاءاللہ سمجھ آجائے گی۔

خواتین وحضرات!

کیا ہم نے رسولؐ کا راستہ قرآن پاک اختیار کیا ہوا ہے یا ہم وہ لوگ ہیں جن کی شکایت ہونے والی ہے۔

آج فرقہ پرست نہ قرآن پاک ایمان لاتے ہیں۔اور نہ اس کتاب پر جو اس سے پہلے موجود ہے۔بلکہ وہ قرآن پاک کے تین سو سال بعد سنی سنائی روایات والی کتابوں کو مانتے ہیں۔یہ ظالم ہیں۔ان کا حشر دیکھیں

سورہ سبا۔آیات 31 تا 33۔پارہ نمبر 22

اور کافر کہتے ہیں کہ ہم نے نہ تو اس قرآن پر ایمان لائیں گے اور نہ اس کتاب پر جو اس سے پہلے موجود ہے اور آپ ان ظالموں کو دیکھیں گے جب وہ اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے۔اور ایک دوسرے کی بات کا جواب دیں گے جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے وہ بڑا بنے والوں سے کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور مومن ہوتے۔اور جو بڑا بنتے تھے وہ کمزور لوگوں کو جواب دیں گے کہ جب تمہارے پاس ہدایت آگئی تھی۔تو کیا ہم نے تمہیں اس سے روکا تھا۔بلکہ تم خود ہی مجرم تھے اور جو کمزور سمجھے جاتے تھے وہ بڑا بنے والوں سے کہیں گے۔بلکہ یہ تو تمہاری شب وروز کی چالیں تھیں جب تم ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے کفر کریں اور اس کے شریک بنائیں پھر جب وہ عذاب دیکھیں گے۔تو اپنی ندامت کو چھپائیں گے اور ان کافروں کی گردنوں میں طوق ڈالیں گے۔انہیں ایسا ہی بدلہ دیا جائے گا جیسے وہ کام کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کافروں یعنی فرقہ پرستوں کا زکر ہے۔اور اُن لوگوں کا بھی زکر ہے جو ان کی غلامی کرتے ہیں۔فرقہ پرست اپنے فرقے کی طرف دن رات بلاتے ہیں ان لوگوں کا غرور کا قیامت والے دن ستیاناس کر دیا جائیگا جو شرک کرتے رہے۔اور پھر قیامت والے دن کی تصویر بھی دکھائی گئی ہیں جس میں مجرم سر جھکائے کھڑے ہونگے اور ایک دوسرے پر الزام دھر رہے ہونگے۔اور جیسے غرور سے وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے سلوک کرتے تھے۔تو سر جھکائے ہوں گے مگر اللہ تعالیٰ ان کے گلے میں طوق ڈال کر ان کی گردنیں اکڑا دیں گے۔یعنی ان کا رویہ ان کو دکھائیں گے کہ تم لوگ میری کتاب کے ساتھ یہ سلوک کرتے تھے اور ان کو ویسا ہی بدلہ ملا جیسے وہ کام کیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو اپنے علم سے نازل کیا ہے۔اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اگر چہ اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔

سورہ نساء۔آیات 163 تا 170۔پارہ 6

ہم نے آپ ﷺ کی طرف اُسی طرح وحی کی ہے جس طرح نوح علیہ السلام اور اس کے بعد آنے والے انبیاء کی طرف وحی بھیجی تھی اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام،اسماعیلؑ،اسحٰق ،یعقوب اور اس کی اولاد،اور عیسیٰ اور ایوب،یونس اور ہارون،سلیمان (علیہم السلام) کی طرف وحی بھیجی تھی اور داؤد علیہ السلام کو زبور عطا کی تھی اور کتنے ہی رسول ہیں جن کا ذکر ہم پہلے آپ ﷺ سے کر چکے ہیں اور کتنے رسول ایسے ہیں جن کا ذکر آپ ﷺ سے نہیں کیا ان سب رسولوں کو ہم نے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا تھا تا کہ لوگوں کے پاس ان رسولوں کے آنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر کوئی حجت باقی نہ رہے اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ اس نے جو کچھ آپ ﷺ پر نازل کیا ہے اپنے علم کی بنا پر نازل کیا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اگر چہ اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا۔وہ بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑے ہیں یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم کیا اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ انہیں سیدھا راستہ دکھائے گا سوائے جہنم کے راستے کے۔جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کے لئے بڑا آسان ہے لوگو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس رسول ﷺ سچ یعنی قرآن لے کر آ گیا ہے بس تم اس پر ایمان لے آؤ۔تو تمہارے لئے بہتر ہے اور کفر کرو گے۔تو زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ ہی کا ہے اور وہ علم والا حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دنیا میں رسولوں کے آنے کے مقصد کو بیان کر رہے ہیں ۔تمام رسول اللہ تعالیٰ کا پیغام ۔جس میں خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے پیغام ہوتے ہیں ۔وہ لوگوں تک پہنچاتے ہیں تاکہ قیامت والے دن لوگ اعتراض نہ کرسکیں کوئی دلیل پیش نہ کرسکیں ۔کہ ہمیں تو اللہ تعالیٰ کے پیغام کا پتہ ہی نہ تھا۔باتوں کا پتہ ہی نہ تھا۔

خواتین وحضرات

آیت کے الفاظ نوٹ کریں ۔جنہوں نے کفر کیا ۔اور ظلم کیا۔اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکا۔اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔اور نہ جہنم کے علاوہ دوسرا راستہ دکھائے گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ جنہوں نے کفر کیا ہے وہی ظلم کرنے والے ہیں ۔یعنی فرقہ بنانے والے ہی ظالم ہیں ۔یاد رہے کہ کافر کا مطلب بھی اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے اور ظالم کا مطلب بھی اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو اپنا راستہ کہہ رہے ہیں اس کو اپنا علم کہہ رہے ہیں اور اس کیلئے گواہی دے رہے ہیں ۔جو لوگ کفر کرنے والے ہیں یعنی فرقے بنانے والے ہیں یعنی ظلم کرنے والے ہیں ۔جو قرآن پاک سے روکتے ہیں ۔انہیں اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ جہنم کے سوا انہیں کوئی اور راستہ دکھائے گا ان کا ایک ہی راستہ ہے جہنم ۔جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کے لئے بہت آسان ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ رسول ﷺ آپ کے پاس سچ یعنی قرآن پاک لے کر آ گیا ہے اس پر ایمان لے آؤ یعنی اس کو سچ مانو اور اس کی اطاعت کرو تو تمہارے لے بہتر ہے اگر تم کفر کرو گے یعنی فرقے بناؤ گے۔تو یاد رکھو کہ زمین اور آسمانوں میں موجود ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ہی ہے۔

سورہ اعراف ۔آیات 40 تا 45 ۔پارہ 8

بے شک جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا ان کیلئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں اسطرح نہیں جاسکتے جس طرح اونٹ سوئی کے ناکے سے نہیں گزر سکتا اور ہم مجرموں کو ایسے سزا دیا کرتے ہیں البتہ جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کئے اور ہم ہر شخص کو اس کی طاقت کے مطابق ہی ذمہ دار ٹھہراتے ہیں تو یہی لوگ جنت والے ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہا کریں گے ان جنت والوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف کچھ کینہ ہوگا تو ہم اسے نکال دیں گے ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ کہیں گے تعریف تو اللہ کیلئے ہی ہے جس نے ہمیں یہ راستہ دکھایا اگر اللہ ہمیں راستہ نہ دکھاتا تو ہم کبھی راستہ نہیں پاسکتے تھے ہمارے پروردگار کے رسول واقعی سچ لے کر آئے تھے اس وقت آواز آئے گی کہ تم اس جنت کے وارث بنائے گئے ہو اور یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جو تم دنیا میں کرتے رہے اور جنت والے دوزخیوں سے پکار کر پوچھیں گے کہ ہم نے تو ان وعدوں کو سچا پالیا ہے جو ہم سے ہمارے پروردگار نے کئے تھے کیا تم سے تمہارے پروردگار نے جو وعدے کئے تھے تم نے انہیں سچا پایا وہ جواب دیں گے ''ہاں'' پھر ان کے درمیان ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے تھے اور اس میں عیب پیدا کرنا چاہتے تھے اور آخرت کے منکر تھے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔ایمان والے لوگوں کو اور ظالم لوگوں کو۔اور ان کی وہ گفتگو دکھائی گئی ہے جو وہ آپس میں کریں گے

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں بھی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے

کافر کا مطلب اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے اور ظالم کا مطلب بھی اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ دوزخ میں وہ لوگ ہوں گے جو دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے تھے ایسے ظالم یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات سے تکبر کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو لوگوں کو قرآن پاک سے روکتے ہیں اور قرآن پاک میں عیب تلاش کرتے ہیں اور آخرت کے منکر اس طرح ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا ہے اس طرح نہیں مانتے بلکہ مختلف قسم کی کہانیاں بنا بنا کر لوگوں کو سناتے ہیں حالانکہ قرآن پاک میں اس قسم کی سفارش اور شفاعت کی کوئی آیات نہیں ہیں ۔اور قیامت والے دن ایمان والے کہیں گے ۔تعریف تو اللہ تعالیٰ کیلئے ہی ہے۔جس نے ہمیں یہ راستہ دکھایا اگر اللہ تعالیٰ ہمیں راستہ نہ دکھاتا تو ہم کبھی راستہ نہیں پاسکتے تھے ہمارے پروردگار کے رسول واقعی سچ لے کر آئے تھے اس وقت آواز آئے گی کہ تم اس جنت کے وارث بنائے گئے ہو اور یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جو تم دنیا میں کرتے رہے۔

یادرہے کہ سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کافر یعنی فرقہ پرست جھوٹ کی اطاعت کرتے ہیں جبکہ ایمان والے سچ یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں۔جو سچ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا۔

یادرہے کہ راستہ یااللہ تعالیٰ کاراستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔اس کی تفصیل جاننے کے لیے میری کتاب دیکھیں۔

سورہ انعام۔آیات 22 تا 24۔پارہ 7

اور جس دن ہم سب کو جمع کریں گے اور پھر مشرکوں سے کہیں گے کہ کہاں ہیں وہ تمہارے شریک جس کا تم دعویٰ کرتے تھے۔پھر ان کے پاس کوئی بہانہ نہ ہوگا۔صرف یہ کہیں گے۔قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جو ہمارا رب ہے۔ہم ہرگز مشرک نہ تھے۔

دیکھو کیسے وہ اپنے بارے میں جھوٹ بول رہے ہیں اور اس وقت وہ سب جھوٹ ان سے کھو جائیں گے جو وہ بناتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسرے لوگوں کی اطاعت کی ہوگی مثلاً اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں اپنے فرقوں کی اطاعت کی ہوگی۔قیامت والے دن صرف انہیں اللہ تعالیٰ یادرہے گا اور سب کچھ بھول جائیں گے اور وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہم مشرک نہ تھے اور وہ دنیا میں جو کہانیاں بنا بنا کر خوش رہتے تھے انہیں وہ سب کہانیاں بھول جائیں گی۔

قرآن پاک کی سچائی کی گواہی دینے والے کو اللہ تعالیٰ بدلے میں جنت عطا کریں گے۔

سورہ المائدہ۔آیات 83 تا 86۔پارہ 7

اور جب وہ کلام سنتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے تو آپ ان کی آنکھوں کو دیکھتے ہیں کہ ان سے آنسو بہتے ہیں ہیں اس لیے کہ انہوں نے سچ کو پہچان لیا ہے۔کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے ہیں بس ہمیں گواہی دینے والوں میں لکھ لے اور ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم ایمان نہ لائیں اللہ تعالیٰ پر اور اس سچ پر جو ہمارے پاس آیا ہے۔اور پھر یہ امید رکھیں کہ ہمارا رب ہمیں صالح لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل کرے گا۔تو اللہ تعالیٰ نے اس طرح کہنے کے بدلے میں جنتیں عطا کرے گا۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور احسان کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک پر پرایمان لانے والے اور قرآن پاک کے سچ کی گواہی دینے کے بدلے میں جنت دینے کا اعلان کررہے ہیں۔ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔ان آیات میں ایک احسان کرنے والے کی تعریف بیان کی گئی ہے۔

قیامت والے دن ہمارے پاؤں ہمارے اعمال کی گواہی دیں گے۔

سورہ یاسین۔آیات 63 تا 69۔پارہ 23

یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔اس کفر کے بدلے میں جو تم کرتے رہے اس میں داخل ہو جاؤ آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا لیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے۔اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں کو مٹا کر اندھا کر دیتے پھر وہ راستے کی طرف دوڑتے بھی تو کیسے دیکھتے۔اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھروں میں ہی ان کی صورتیں مسخ کر دیتے۔پھر یہ نہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے پلٹ سکتے اور جس کو ہم لمبی عمر عطا کرتے ہیں۔اس کو خلقت میں ضعیف کر دیتے ہیں۔تو کیا یہ عقل نہیں رکھتے ۔اور ہم نے اس نبی کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور نہ اس کے لیے مناسب تھا۔یہ تو ایک نصیحت اور واضح پڑھا جانے والا قرآن ہے تاکہ جو انسان بھی زندہ ہو۔اسے خبردار کرے اور کافروں یعنی نافرمانوں پر بات ثابت ہو جائے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قیامت والے دن ہمارے منہ بند کر دیے جائیں گے ہمارے ہاتھ باتیں کریں گے اور پاؤں گواہی دیں گے۔

آپ نے دیکھا کہ قیامت والے دن کافروں نافرمانوں یعنی فرقہ پرستوں کی کہانیاں دھری کی دھری رہ جائیں گی۔جب اللہ تعالیٰ کے حکم پر لوگوں کے ہاتھ اللہ تعالیٰ سے باتیں کریں گے۔اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔یہ حال تمام کافروں یعنی فرقہ پرستوں کا ہوگا۔

لوگ اس بات کونہیں مانتے تھے۔کہ اللہ تعالیٰ کسی انسان کورسول بنا کر بھیج سکتا ہے۔۔رسول ﷺ نے اس بات کے لیے فرمایا ۔کہ تمھارے اور میرے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔۔

سورہ بنی اسرائیل۔آیات 94 تا 96۔پارہ 15

اورلوگوں کوکس نے روکا کہ وہ ایمان نہ لائیں۔جب ان کے پاس ہدایت یعنی قرآن آ گیا مگر یہ کہ انہوں نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے انسان کورسول بنا کر بھیجا ہے۔کہہ دیجیے کہ اگرزمین میں فرشتے ہوتے کہ اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم ان کے پاس آسمان سے فرشتہ ہی رسول بنا کر بھیجتے۔آپ ﷺ کہہ دیں تمہارے اور میرے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے بےشک وہ اپنے بندوں یعنی غلاموں کے حالات سے خبردار دیکھنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کے لیے گواہی دے رہے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور انسانوں کے لیے انسان ہی رسول بنا کر بھیجا گیا اگر زمین پر فرشتے بستے تو رسول بھی فرشتہ ہوتا۔

قیامت والے دن صرف وہ انسان سفارش کرسکے گا۔جس نے دنیا میں قرآن پاک کی سچائی کی گواہی دی ہو اوراس کے پاس قرآن پاک کاعلم بھی ہو۔

سورہ زخرف۔آیت 86۔پارہ 25

اورجن کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں۔وہ سفارش کا اختیار نہیں رکھتے البتہ جس نے حق یعنی سچ یعنی قرآن پاک کی گواہی دی ہو اور وہ علم بھی رکھتا ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قیامت والے دن صرف قرآن پاک کی گواہی دینے والا اوراس کا علم رکھنے والا صرف سفارش کر سکے گا۔یہ ہے میرٹ۔یہ ہے سند ۔قرآن پاک کا علم حاصل کرنا اوراس کے سچ کی گواہی دینا۔

فرقہ پرست قرآن پاک سنانے والے کو مرتد کہہ کر مروا دیتے ہیں حالانکہ ان فرقہ پرستوں کا بہت برا حشر ہوگا۔

سورہ حٰم سجدہ۔آیت 19 تا 26۔پارہ 24

اور جس دن اللہ تعالیٰ کے دشمن دوزخ کی طرف جمع کیے جائیں گے۔پھر گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ پاس آجائیں گے تو ان کے کان ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے اعمال کے متعلق گواہی دیں گے۔وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی۔وہ کہیں گے۔ہم کو اس اللہ تعالیٰ نے بولنے کی طاقت دی جس نے ہر چیز کو بولنا سکھایا ہے۔اوراس نے تم کو پہلی بار پیدا کیا اور اسی کے پاس تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔اورتم چھپ نا سکتے تھے کہ تمہارے کان اور آنکھیں اور تمہاری کھالیں تمہارے خلاف گواہی دیں گے۔بلکہ تم تو یہ خیال کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بہت سے کام جو تم کرتے ہو۔جانتا ہی نہیں ہے۔اورتمہارے اسی گمان نے جو تم نے اپنے رب کے بارے میں رکھتے تھے۔تم کو برباد کر دیا۔اورتم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گئے۔اب اگر وہ صبر کریں تو دوزخ ہی ٹھکانہ ہے اور اگر وہ توبہ کریں تو ان کی توبہ قبول نہیں کی جائیگی اور ہم نے ان کے ساتھ دنیا میں برے ساتھی لگا دیے تھے۔جو ان کے اگلوں اور پچھلوں کو ان کی نظر میں خوبصورت بنا کر دکھاتے تھے۔اورانسانوں اور جنوں میں سے پہلے جو امتیں گزر چکی ہیں ان پر بھی اللہ تعالیٰ کی بات سچی ثابت ہوئی۔بےشک وہ سب نقصان اُٹھانے والوں میں سے رہے۔اورکافر کہتے ہیں کہ اس قرآن کو مت سنو اور شور مچاؤ ۔تاکہ تم غالب آجاؤ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے دشمن یعنی کافر یعنی فرقہ پرستوں کی آنکھیں اور کھال ان کے متعلق گواہی دیں گی۔اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو کافر تھے یعنی فرقہ پرست تھے

ایسے لوگ پہلی امتوں میں بھی تھے۔اوراب بھی ہیں۔ جو چاہتے ہیں کہ قرآن پاک کی باتوں کو نہ سنا جائے اوراس طرح کا شور مچایا جائے کہ قرآن پاک کی باتیں غالب نہ آسکیں۔زرا ان فرقہ پرستوں کی تفسیریں دیکھیں۔اللہ تعالیٰ کی ایک ایک بات کو جھٹلانے کے لیے کیا کیا پاپڑ بیلتے ہیں۔تاکہ کوئی قرآن پاک کی بات کو نہ سمجھ

سکے۔ زرا ان سے یہی پوچھ لیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔ تو ان کے جوابات سنیں۔ کیسے اپنی کتابیں قرآن پاک کے مقابلے پر لے آئیں گے۔ دلیلوں کے لیے۔ اپنی نافرمانی چھپانے کے لیے دلیلیں دیں گے۔ جس طرح شیطان اپنی نافرمانی چھپانے کے لیے اکڑ گیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ پرستوں کو قرآن پاک میں کافر مشرک مرتد منافق اور ظالم کہا ہے۔ اس موضوع پر آپ میری کتابیں دیکھ سکتے ہیں۔ جن کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیا گیا ہے۔

قیامت والے دن کوئی مشرک یعنی فرقہ پرست اپنے شریک کی گواہی نہیں دے گا۔ حالانکہ اب وہ اس بات کے لڑتے ہیں۔ کہ رسول ﷺ کی اطاعت کا مطلب ہے۔ اپنے اپنے فرقے کی احادیث کی کتابوں کی اطاعت کرنا۔

سورہ حٰم سجدہ۔ آیات 47 تا 48۔ پارہ 25

اس کے پاس قیامت کا علم ہے اور اگر کوئی پھل اپنے غلاف سے نکلتا ہے یا کسی مادہ کو حمل ٹھہرتا ہے۔ یا وہ کوئی بچہ جنتی ہے۔ تو یہ سب اسی اللہ تعالیٰ کے علم سے ہوتا ہے اور جس دن اللہ تعالیٰ مشرکین کو پکارے گا کہ کہاں ہیں وہ جن کو میرے شریک بنایا کرتے تھے وہ کہیں گے کہ ہم نے آپ سے عرض کر دیا کہ ہم میں کوئی گواہ نہیں ہے اور جن کو پکارا کرتے تھے وہ سب ان سے غائب ہو جائیں گے اور وہ سمجھ لیں گے کہ اب کوئی چھٹکارہ نہیں ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جیسے مجھے یہ معلوم ہوتا ہے جو بھی پھل پیدا ہوتا ہے یا کوئی مادہ کسی بچے کو جنم دیتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے پاس قیامت کا علم بھی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ قیامت کا ایک منظر پیش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مشرکوں سے پوچھے گا کہ تمہارے معبود کہاں ہیں۔ کہ جنہیں میرے شریک بناتے تھے تو لوگ کہیں گے ہم عرض کرتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی اس بات کی گواہی نہیں دیتا یعنی آج زوردار تقریریں کرنے والے فرقہ پرست اپنی گواہی سے قیامت والے دن منکر ہو جائیں گے۔ یاد رہے کہ قرآن پاک میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ اس کے لیے میری کتاب دیکھیں۔ مشرک کسے کہتے ہیں۔

ان آیات میں رسول کی اطاعت کا طریقہ سمجھایا گیا ہے۔ کہ رسول کی اطاعت کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ جو اس پر اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہو۔ اس کو مانا جائے اور اس کی گواہی دی جائے۔ نہ کہ تین سو سال بعد لوگوں کی سنی سنائی باتوں کی اطاعت رسول ﷺ کی اطاعت ہو گی۔

سورہ آل عمرآن آیات 50 تا 53 پارہ 3

اور میں تصدیق کرتا ہوں۔ اُس کی جو مجھ سے پہلے تورات آچکی ہے۔ اور تا کہ میں حلال کروں۔ تمھارے لیے وہ چیزیں جو تم پر حرام کی گئی ہیں۔ تمھارے لیے حلال کر دوں۔ اور میں تمھارے رب کی طرف سے معجزہ لے کر آیا ہوں۔ بس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ میرا اور تمھارا رب ہے۔ اُسی کی بندگی یعنی غلامی کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ پھر جب عیسیٰؑ نے ان کے کفر کو محسوس کیا۔ تو کہا۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں میرا مددگار کون ہوگا۔ حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔ اور آپ یعنی عیسیٰ گواہ رہیں۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔ اے اللہ تو نے جو کچھ نازل کیا ہے۔ ہمارا اس پر ایمان ہے۔ اور ہم نے رسول کی اطاعت کی۔ بس ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں عیسیٰؑ کی قوم کی گواہی موجود ہے۔ جو انہوں نے انجیل کے بارے میں دی۔ ایمان لانے کا مکمل طریقہ موجود ہے۔ رسول کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لانا ہوتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت ہوتا ہے۔ ایک اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرنا یعنی مسلم بن جانا رسول کی اطاعت ہوتا ہے۔ عیسیٰ کے مددگار وہی تھے جو اللہ تعالیٰ کے کلام پر ایمان لائے تھے۔ عیسیٰ کی اطاعت کرنے والے وہی تھے جو اللہ تعالیٰ کے کلام پر ایمان لائے تھے۔

خواتین و حضرات!

کیا آج ہم حواریوں کی طرح رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ مددگار ہیں۔

نام نہاد امت مسلمہ قرآن پاک کو مظبوطی سے تھامنے کے بجائے اپنے فرقوں کو مظبوطی سے تھام کر مشرک بن چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کر کے سرعام کفر کی گواہی دے چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ فرقہ پرستوں کو مسجدیں آباد کرنے کا کوئی حق

نہیں ہے۔

سورہ توبہ آیات 17 تا 18 پارہ 10

مشرکوں کو یہ حق نہیں۔ کہ وہ اپنے کفر کی گواہی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال ضائع ہو گئے۔ اور وہ آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو صرف وہی آباد کر سکتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں۔ اور نماز کی پابندی کرتے ہیں۔ اور زکواۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ امید ہے۔ کہ یہی لوگ ہدیت پانے والے ہیں

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ مشرکوں کو یہ حق نہیں کہ وہ کفر کرتے ہوئے یعنی فرقے بناتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں۔ فرقہ بنانے والوں کے اعمال اللہ تعالیٰ ضائع کر دیں گے۔ اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

ہم جانتے ہیں۔ کہ قرآن پاک میں فرقہ بنانے والوں کو کافر کہا گیا ہے اور فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ آپ نے دیکھا کہ مسجدیں آباد کرنے کا حق صرف اُن لوگوں کو ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں۔ ایمان کا مطلب سورہ محمد کی 2 تا 3 آیات کے مطابق قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا کے ہیں۔ اور آخرت پر ایمان لانے کا مطلب ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا ہے۔ اُس طرح آخرت کو مانا جائے۔ مگر فرقہ پرست اُسطرح نہیں مانتے۔ جسطرح اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتاتے ہیں۔ فرقہ پرست تو اس کو ماننے کو تیار ہی نہیں۔ انہوں نے نہ جانے کیا کیا کہانیاں بنا رکھی ہیں۔ کہ رسول اس اس طرح ہمیں بخشوائیں گے۔ حالانکہ اس طرح کی کوئی کہانی قرآن پاک میں نہیں ہے۔

رسول ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر گواہ ہے۔
اگر میں ہدایت پر ہوں۔ تو اس وحی کی وجہ سے ہوں۔ جو میرا رب مجھ پر نازل کرتا ہے۔ وہ سب سننے والا قریب ہے۔

سورہ سبا آیات 47 تا 50 پارہ 22

آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ اگر میں نے تم سے کوئی اجر مانگا ہے۔ تو وہ تم ہی رکھو۔ میرا اجر اللہ تعالیٰ کے زمے ہے۔ اور ہر چیز پر گواہ ہے۔ کہہ دو کہ بے شک میرا رب اوپر سے سچ ڈالتا ہے۔ وہ سب چھپی باتوں کو جانتا ہے۔ کہہ دو کہ سچ آ گیا اور جھوٹ نہ پہلے کچھ پیدا کر سکتا تھا۔ اور نہ آئندہ کر سکے گا۔
آپ ﷺ کہہ دو کہ اگر میں گمراہ ہو گیا ہوں۔ تو میری گمراہی کا نقصان مجھ کو ہے۔ اور اگر میں ہدایت پر ہوں۔ تو اس وحی کی وجہ سے ہوں۔ جو میرا رب مجھ پر نازل کرتا ہے۔ وہ سب سننے والا قریب ہے۔

خواتین وحضرات

گمراہ کا مطلب ہے۔ بے خبر ہونا۔

ان آیات میں قرآن پاک کے سچ کے بارے میں رسول ﷺ گواہی دے رہے ہیں۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ اگر میں نے تم سے کوئی اجر مانگا ہے۔ تو وہ تم ہی رکھو۔ میرا اجر اللہ تعالیٰ کے زمے ہے۔ اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں بے شک میرا رب اوپر سے سچ ڈالتا ہے۔ وہ سب چھپی باتوں کو جانتا ہے۔ سچ آ گیا اور جھوٹ نہ پہلے کچھ پیدا کر سکتا تھا۔ اور نہ آئندہ کر سکے گا۔ پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر میں بے خبر ہو گیا ہوں۔ تو میری بے خبری کا نقصان مجھ کو ہے۔ اور اگر میں ہدایت پر ہوں۔ تو اس وحی کی وجہ سے ہوں۔ جو میرا رب مجھ پر نازل کرتا ہے۔ وہ سب سننے والا قریب ہے۔
آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ اپنی ہدایت کی وجہ قرآن پاک بتا رہے ہیں۔ کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ یا جھوٹ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ یعنی فرقوں کی اطاعت کرنے والے ہیں۔

رسول ﷺ نے قرآن پاک کے بارے میں فرمایا۔ کہ میرے اور تمھارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ اور وہ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ یاد رہے کہ رسول ﷺ نے کسی حدیث کی کتاب کے بارے میں گواہی نہیں دی۔

سورہ احقاف آیات 4تا11 پاہ

آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ جس کو تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ پکارتے ہو۔ مجھے دکھاؤ تو انہوں نے زمین میں کیا پیدا کیا ہے۔ یا ان کی آسمانوں میں شراکت ہے۔ اس قرآن سے پہلے کی کتاب میں یا کوئی علمی روایت ہو۔ تو میرے پاس لاؤ۔ اگر تم سچے ہو۔ اور اس سے بڑا گمراہ کون ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ کے سوا اُسے جو قیامت تک اپسے جواب نہ دے سکے۔ بلکہ اُن کو اِن کے پکارنے کی خبر ہی نہ ہو۔ اور جب ان لوگوں کو جمع کیا جائیگا۔ تو وہ ان کے دشمن ہوں گے۔ اور ان کی بندگی یعنی غلامی سے منکر ہوں گے۔

اور جب ان پر ہماری واضح دلائل والی آیات پڑھی جاتی ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ جنھوں نے کفر کیا ہے۔ حق یعنی سچ کے بارے میں جب سچ اُن کے پاس آیا۔ کہ یہ تو واضح جادو ہے۔ کیا وہ کہتے ہیں۔ کہ اُس نے خود ہی اسے بنالیا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ اگر میں نے اسے خود بنایا ہے۔ تو تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں میرے لیے کچھ اختیار نہیں رکھتے۔ اور وہ خوب جانتا ہے۔ جو باتیں تم اس قرآن کے بارے میں بناتے ہو۔ اور میرے اور تمھارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ اور وہ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے جو شرک کے بارے میں ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

کہ جس کو تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ پکارتے ہو۔ مجھے دکھاؤ تو انہوں نے زمین میں کیا پیدا کیا ہے۔ یا ان کی آسمانوں میں شراکت ہے۔ اس قرآن سے پہلے کی کتاب میں یا کوئی علمی روایت ہو۔ تو میرے پاس لاؤ۔ اگر تم سچے ہو۔ اور اس سے بڑا گمراہ کون ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ کے سوا اُسے جو قیامت تک اپسے جواب نہ دے سکے۔ بلکہ اُن کو اِن کے پکارنے کی خبر ہی نہ ہو۔ اور جب ان لوگوں کو جمع کیا جائیگا۔ تو وہ ان کے دشمن ہوں گے۔ اور ان کی غلامی سے منکر ہوں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ جب ان پر قرآن پاک پڑھا جاتا ہے۔ تو جو کافر ہیں۔ یعنی رسول ﷺ کے زمانے کے فرقہ پرست ہیں وہ سچ یعنی قرآن پاک کے بارے میں کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے خود ہی اسے بنالیا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ اگر میں نے اسے خود بنایا ہے۔ تو تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں میرے لیے کچھ اختیار نہیں رکھتے۔ اور وہ خوب جانتا ہے۔ جو باتیں تم اس قرآن کے بارے میں بناتے ہو۔ اور میرے اور تمھارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ اور وہ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔
گا۔

لوگوں نے رسول ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنا رکھا ہے۔ جیسا کہ رسول ﷺ کو سنت اور رسول کی اطاعت کی آڑ میں شریک بنا رکھا ہے۔ رسول ﷺ قیامت والے دن اس بات سے اختلاف کریں گے۔ کہ لوگ ان کی بندگی یعنی غلامی کرتے تھے۔ کیونکہ تمام رسولوں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ذریعے صرف اور صرف ایک رب کی بندگی کا پیغام دیا۔ اس بات کے لیے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔

سورہ یونس آیات 28 تا34 پارہ 11

اور جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے۔ پھر جنھوں نے شرک کیا تھا تم اور تمھارے شریک اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ اور پھر ہم انکے درمیان تفرقہ ڈال دیں گے۔ اور ان کے شریک اُن سے کہیں گے۔ کہ تم ہماری بندگی یعنی غلامی نہیں کرتے تھے۔ بس ہمارے اور تمھارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ اور ہم تمھاری بندگی یعنی غلامی سے بے خبر تھے۔ وہاں ہر انسان اپنے اعمال کو جانچ لے گا۔ جو اس نے کیے تھے۔ اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ جو ان کا سچا رب ہے۔ اور جو وہ جھوٹ بناتے تھے۔ اُن سے گم ہو جائیں گے۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ کون ہے جو تمکو رزق دیتا ہے۔ یا کون ہے جو تمھاری آنکھوں اور کانوں کا مالک ہے۔ اور کون ہے۔ جو زندہ کر مردے سے نکالتا ہے اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے۔ اور کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے۔ پھر وہ کہیں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ پھر تم پرہیزگار رکیوں نہیں بنتے۔ بس اللہ تعالیٰ تمھارا سچا رب ہے۔ پھر سچ کے بعد گمراہی کے سوا کیا رہ جاتا ہے۔ پھر تم کہاں بہکے پھرتے ہو۔ اس طرح آپ کے رب کی بات لوگوں پر سچی ہوگئی۔ جو نافرمان ہیں۔ کہ بے شک وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ کیا تمھارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے۔ جو پہلی بار مخلوق کو پیدا کرے۔ پھر اُس کو دوبارہ زندہ کرے۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہی پہلی بار مخلوق کو پیدا کرتا ہے۔ پھر تم دوبارہ اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بس اللہ تعالیٰ تمھارا سچا رب ہے۔ پھر سچ کے بعد گمراہی کے سوا کیا رہ جاتا ہے۔ پھر تم کہاں بہکے پھرتے ہو۔ اس طرح آپ کے رب کی بات لوگوں پر سچی ہوگئی۔ جو نافرمان ہیں۔ کہ بے شک وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ کیا تمھارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے۔ جو پہلی بار مخلوق کو پیدا کرے۔ پھر اُس کو دوبارہ زندہ کرے۔ پھر آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہی پہلی بار مخلوق کو پیدا کرتا ہے۔ پھر تم دوبارہ اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

خواتین وحضرات

پرہیز گار کا مطلب میں نے قرآن پاک سے بتایا ہے۔
اگر آپ پرہیز گار کا مطلب قرآن پاک سے جان لیں تو یہ آیات آپ کی سمجھ میں بھی آسانی سے آجائیں گی۔
آئیں پرہیز گار کا مطلب قرآن پاک سے جانتے ہیں۔ تاکہ یہ آیات ہماری سمجھ میں آسانی سے آجائیں

سورہ زمر آیات 32 تا 36 پارہ 24

پھر اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ تعالی پر جھوٹ بنائے۔ اور جب سچ اس کے سامنے آیا۔ تو اسے جھٹلا دیا۔ تو کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے۔ اور جو سچ لے کر آیا۔ اور جنھوں نے اس کو سچ مانا یعنی اس کی تصدیق کی۔ وہی لوگ پرہیز گار ہیں۔ ان کے لئے ان پروردگار کے پاس وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے۔ احسان کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔ تاکہ اللہ تعالی ان کے برے کام جوانہوں نے کئے ان سے دور کر دے۔ اوران کے بہتریں اعمال کا ان کو بہتر بدلہ دے۔ کیا اللہ تعالی اپنے بندے یعنی غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور یہ آپ کو اوروں سے ڈراتے ہیں۔ اللہ تعالی جس کو گمراہ کر دے۔ اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔ اور جس کو اللہ تعالی ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں جو سچ لے کر آیا یعنی رسول ﷺ پرہیز گار ہیں اور جو لوگ قرآن پاک کو سچ سمجھتے ہیں۔ وہ پرہیز گار ہیں۔ اللہ تعالی ان کے اعمال کو بہترین اعمال کہہ رہے ہیں۔ اور یہ احسان کرنے والے لوگ ہیں ۔ اور جو برے کام کیئے۔ اللہ تعالی معاف کر کے اسے جنت کا مہمان بنائے گا۔ کیا اللہ تعالی اپنے بندے یعنی غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔
کافر وہ لوگ ہیں۔ جن کو ظالم بھی کہا جا رہا ہے۔ پھر اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ تعالی پر جھوٹ بنائے۔ اور جب سچ اس کے سامنے آیا۔ تو اسے جھٹلا دیا۔ تو کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے۔

رسول ﷺ نے فرمایا۔ اے کتاب والو یعنی اے قرآن والو۔ ایک بات کی طرف آؤ۔ جو تمھارے اور ہمارے درمیان یکساں ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی بندگی یعنی غلامی نہ کریں۔ اور نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا رب بنائیں۔ اور نہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرائیں۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو کہہ دیں۔ کہ گواہ رہو۔ کہ ہم تو فرمابردار ہیں۔ یعنی مسلم ہیں۔

سورہ ال عمران آیات 60 تا 64 پارہ 3

یہ تمھارے رب کی طرف سچ ہے۔ پس آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ پس آپ کے پاس علم آجانے کے بعد بھی لوگ اس کے بارے میں آپ سے جھگڑیں۔ تو کہہ دو کہ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں۔ تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔ ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں۔ تم اپنی عورتوں کو بلاؤ۔ اور ہم خود بھی موجود ہیں اور تم بھی موجود رہو۔ پھر اللہ تعالیٰ سے التجا کریں۔ اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ بے شک یہی بیان سچا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور بے شک اللہ تعالی غالب حکمت والا ہے۔ پھر اگر وہ مرتد ہو جائیں۔ تو بے شک اللہ تعالی فسادیوں کو جانتا ہے۔ کہہ دو اے کتاب والو۔ ایک بات کی طرف آؤ۔ جو تمھارے اور ہمارے درمیان یکساں ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کی سوا کسی کی بندگی یعنی غلامی نہ کریں۔ اور نہ اللہ تعالی کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا رب بنائیں۔ اور نہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرائیں۔ پھر اگر وہ پھر جائیں۔ تو کہہ دیں۔ کہ گواہ رہو۔ کہ ہم تو فرمابردار ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں رسول ﷺ کی گواہی قیامت تک آنے والے دنیا بھر کے اُن لوگوں کے نام موجود ہے۔ جو قرآن پاک کے علم میں شک کرتے ہیں۔ اور قرآن پاک سے مرتد ہو کر فرقے بنا لیتے ہیں۔ رسول ﷺ ایک ارب کی بندگی یعنی غلامی کرنے والے تھے اور اُسی ایک اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔ اگر لوگ ایک اللہ تعالی کی غلامی اور فرمابرداری سے پھر جائیں یعنی مرتد ہو جائیں۔ تو ایسے تمام لوگوں کے نام رسول ﷺ کا پیغام اور گواہی موجود ہے۔ کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہیں۔

خواتین وحضرات

ہم بھی کتاب والے ہیں۔ یعنی قرآن پاک کا دعویٰ کرنے والے لوگ ہیں۔ لہذا ہم بھی کتاب والے ہوئے۔ قرآن پاک کی تعلیمات دنیا بھر کے تمام کتاب والوں اور بغیر کتاب والوں سب کے لیے ہیں۔ ہماری بدقسمتی ہے۔ کہ ہم خود کو کتاب والا نہیں سمجھتے۔ اگر کتاب والا سمجھتے قرآن والا سمجھتے تو کیا ہر طرف اس طرح کی فرقہ واریت ہوتی۔ اس طرح کفر اور شرک ہوتا۔

رسول ﷺ نے قرآن پاک کی حقانیت ثابت کرنے کے لیے فرمایا۔
۔کہ اگر میں نے اسے خود بنایا ہے۔تو تم مجھے اللہ سے بچانے کی کچھ بھی طاقت نہیں رکھتے۔جو باتیں تم بنا رہے ہو اللہ تعالیٰ اس کا علم رکھتا ہے۔میرے اور تمھارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔اور وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

سورہ الاحقاف آیت 7 پارہ 26

اور جب ان پر ہماری واضح آیات پڑھی جاتیں ہیں۔تو کافر اس سچ کے بارے میں جو ان کے پاس آچکا ہے کہتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو ہے۔یا یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ خود ہی اسے بنالایا ہے
۔آپ کہیے۔اگر میں نے خود بنایا ہے تو تم مجھے اللہ کیسے بچانے کی کچھ بھی طاقت نہیں رکھتے۔جو باتیں تم بنا رہے ہو اللہ تعالیٰ اس کا علم رکھتا ہے۔میرے اور تمھارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔اور وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

قیامت والے دن ہر انسان ایک گواہ کے ساتھ آئے گا۔یاد رہے کہ قیامت والے دن کوئی حدیث کی کتاب لکھنے والا ہم پر گواہ نہیں ہوگا۔

سورہ ق آیات 21 تا 26 پارہ 26

اور ہر ایک انسان ایک ہانکنے والا اور گواہ کے ساتھ آئے گا۔بیشک اس سے تو غفلت میں تھا۔پس آج تجھ سے تیرا پردہ ہٹا دیا ہے۔پس آج تیری نظر بڑی تیز ہے۔اور کہے گا۔اس کا ساتھی یہ ہے۔جو میرے پاس تیار ہے۔تم ہر کافر سرکش دونوں کو جہنم میں ڈال دو۔جو نیکی سے روکنے والا حد سے گزرنے والا شک کرنے والا تھا۔جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود بنا لیا تھا۔پس اس کو سخت عذاب میں ڈال دو۔

بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر گواہ ہے۔

سورہ حج آیات 16 تا 24 پارہ 17

اور اس طرح ہم نے واضح دلائل والی آیات نازل کی ہیں۔اور بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے۔ہدایت دیتا ہے۔بے شک جو لوگ مومن ہیں۔اور جو لوگ یہودی ہیں۔اور جو ستارہ پرست ہیں۔اور جو عیسائی اور آتش پرست ہیں۔اور جن لوگوں نے شرک کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں۔بے شک اللہ تعالیٰ ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر گواہ ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے۔کہ اللہ تعالیٰ کے آگے سجدہ کرتے ہیں۔جو زمین اور آسمانوں میں ہیں۔اور سورج چاند ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سارے لوگوں میں سے۔اور بہتوں پر عذاب آنا سچ ہو چکا ہے۔اور جسے اللہ تعالیٰ زلیل کرے تو کوئی اس کو عزت دینے والا نہیں ہے بے شک اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔یہ وہ جھگڑنے والے ہیں جو اپنے رب کے معاملے میں جھگڑا کرتے ہیں۔پس جن لوگوں نے کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے ہیں۔ان کے لیے آگ کے کپڑے کاٹے جائیں گے۔اور ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔اس سے ان کے پیٹ مین جو کچھ ہے اور کھالیں ہیں گل جائیں گی۔اور ان کے لیے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے۔جب بھی وہ ارادہ کریں گے کہ اس سے نکل جائیں۔اسی میں پھر غم کے مارے لوٹا دیے جائیں گے۔اور جلنے والے عذاب کا مزہ چکھو۔بے شک جو لوگ ایمان لائے اا ور صالح عمل کیے۔ایسے باغوں میں داخل کیا جائے گا۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔وہاں ان کو سونے کے اور موتی کنگن پہنائے جائیں گے۔اور ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔ان کو پاک کلام کی ہدایت کی گئی تھی۔اور زبردست اور تعریف کے لائق اللہ تعالیٰ کے راستے کی ہدایت کی گئی تھی۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کے سارے فرقوں کا نام لیا۔ جو مومن ہیں۔اور جو لوگ یہودی ہیں۔اور جو ستارہ پرست ہیں۔اور جو عیسائی اور آتش پرست ہیں۔اور جن لوگوں نے شرک کیا ہے۔یعنی فرقے بنائے ہیں۔بے شک اللہ تعالیٰ ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر گواہ ہے۔ان آیات میں ایمان والے لوگوں کو دنیا کے سارے لوگوں پر فوقیت دی گئی ہے۔یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے ہیں۔اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔قیامت والے دن صرف اُن کا استقبال کیا جائے گا۔ان کو ایسے باغوں میں داخل کیا جائے گا۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔وہاں ان کو سونے کے اور موتی کنگن پہنائے جائیں گے

۔اوران کا لباس ریشم کا ہوگا۔ان کو پاک کلام کی ہدایت حاصل تھی۔اورزبردست اور تعریف کے لائق اللہ تعالیٰ کے راستے کی ہدایت حاصل تھی۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں دو دفعہ گواہی کی بات کی ہے۔ایک دفعہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اے کتاب والو یعنی قرآن پاک والو۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی آیات کی نافرمانی کیوں کرتے ہیں۔اس بات پر اللہ تعالیٰ گواہ ہے۔کہ قرآن پاک والے لوگ دوسروں کو قرآن پاک سے روکتے ہیں۔ اس بات پر اللہ تعالیٰ گواہ ہے۔اس پر جو تم کرتے ہو۔دوسری دفعہ فرماتے ہیں۔
اے کتاب والو تم اس کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے کیوں روکتے ہو۔جو ایمان لا چکا ہے۔تم اس میں عیب تلاش کرتے ہو۔اور تم گواہ ہو۔اور اللہ تعالیٰ اس سے غافل نہیں ہے۔جو تم کرتے ہو۔

سورہ آل عمرآن آیات 98 تا 99 پارہ 4

کہہ دو اے کتاب والو۔تم اللہ تعالیٰ کی آیات کا کفر کیوں کرتے ہو۔اور اللہ تعالیٰ گواہ ہے۔اس پر جو تم کرتے ہو۔کہہ دو اے کتاب والو تم اس کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے کیوں روکتے ہو۔جو ایمان لا چکا ہے۔تم اس میں عیب تلاش کرتے ہو۔اور تم گواہ ہو۔اور اللہ تعالیٰ اس سے غافل نہیں ہے۔جو تم کرتے ہو۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں رسول ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔اے کتاب والو یعنی قرآن پاک والو۔تم اللہ تعالیٰ کے آیات کا کفر کیوں کرتے ہو۔اور اللہ تعالیٰ گواہ ہے۔اس پر جو تم کرتے ہو۔تم اس کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے کیوں روکتے ہو۔جو ایمان لا چکا ہے۔یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتا اور اس کی اطاعت کرتا ہے۔تم اس میں عیب تلاش کرتے ہو۔اور تم گواہ ہو۔اور اللہ تعالیٰ اس سے غافل نہیں ہے۔جو تم کرتے ہو۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں گواہ کا لفظ دو دفعہ آیا ہے۔یہ اُن تمام فرقہ پرستوں کے نام پیغام ہے۔جو قرآن پاک کا دعویٰ کرتے ہیں۔مگر کسی کو قرآن پاک کی طرف آنے نہیں دیتے۔یعنی کسی کو ایمان والا بننے نہیں دیتے۔یہ بھی گواہ ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی گواہ ہے۔

خواتین وحضرات!

اس بات کا تجربہ مجھے اُس وقت ہوا۔جب دو مختلف فرقوں والوں کو میں نے قرآن پاک کی دعوت دی یعنی ایمان کی دعوت دی۔جو میرے انتہائی قریبی تھے۔تو وہ فرقہ پرست جو ایک دوسرے کو کافر اور مشرک کہتے تھے۔میرے خلاف متحد ہو گئے۔تو یہ آیات مجھے بہت یاد آئیں۔کہ ان کی یہ ساری حرکتیں اللہ تعالیٰ دیکھ رہیں ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جو قرآن پاک کی قسم کھانے والے کو سچا مان لیتے ہیں۔مگر اس کے اندر جو لکھا ہوا ہے۔اس کو کب سچ مانیں گے۔حالانکہ وہ خود بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ رسول ﷺ سچا قرآن پاک لائے ہیں۔ان پر اللہ تعالیٰ گواہ ہے اور ان کو دیکھ رہا ہے۔کہ کس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کے نافرمان بنے ہوئے تھے۔
آئیں ان آیات کو تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

سورہ آل عمران آیات 98 تا 103 پارہ نمبر 4

کہہ دو اے کتاب والو۔تم اللہ تعالیٰ کی آیات کی نافرمانی کیوں کرتے ہو۔اور اللہ تعالیٰ گواہ ہے۔اس پر جو تم کرتے ہو۔کہہ دو اے کتاب والو تم اس کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے کیوں روکتے ہو۔جو ایمان لا چکا ہے۔تم اس میں عیب تلاش کرتے ہو۔اور تم گواہ ہو۔اور اللہ تعالیٰ اس سے غافل نہیں ہے۔جو تم کرتے ہو۔

اے ایمان والو! اگر تم کسی کی فرقے اطاعت کرو گے۔اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پا لے گا ۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا یعنی تمہیں فرمابرداری کی حالت میں موت آنی چاہیے ۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔اور یاد کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نعمت دی جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اس نے تمھارے دلوں میں محبت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی بن گئے اور تم تو آگ کے گڑھے کے کنارے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو بچا لیا اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیات کو تمہارے لئے کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم ہدایت پاؤ۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں گواہ کالفظ دو دفعہ آیا ہے۔ یہ اُن تمام فرقہ پرستوں کے نام پیغام ہے۔ جو قرآن پاک کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مگر کسی کو قرآن پاک کی طرف آنے نہیں دیتے۔ یعنی کسی کو ایمان والا بننے نہیں دیتے۔ یہ بھی گواہ ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی گواہ ہے۔ لوگ خود بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ رسول ﷺ سچا قرآن پاک لائے ہیں۔ ان پر اللہ تعالیٰ گواہ ہے اور ان کو دیکھ رہا ہے۔ کہ کس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کے نافرمان بنے ہوئے تھے۔ یعنی کفر کرتے ہیں۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔ کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔ یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائے گا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔ یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔ جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے۔ تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنا دیں گے۔ اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔ وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔ اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو کفر کی حالت میں موت آئے گی۔ اور مسلم نہیں ہو گے۔

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔ اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔ جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔ نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔ اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔ رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔ اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔ کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔ اور مسلم یعنی فرمابردار نہیں رہتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان یعنی کافر بن جاتا ہے۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔ یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔ کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔ یعنی کفر کر لیتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ مرتے دم تک مسلم یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کا حکم دے رہیں ہیں جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیا جائے اور فرقہ نہ بنایا جائے پھر اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں کو خبر دار کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یاد کرو جب تمہیں اللہ تعالیٰ نے نعمت دی نعمت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے نبیؐ کے زمانے میں فرقوں کی بہتات اور لڑائی کو ختم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے نعمت یعنی قرآن پاک نازل کیا۔ جس کی وجہ سے جنگ وجدل کی کیفیت ختم ہو گئی سب لوگ آپس میں بھائی بھائی بن گئے حالانکہ قرآن پاک آنے سے پہلے وہ آگ کے کنارے اس طرح تھے جس طرح آج ہم ہیں۔ قرآن پاک کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بچا لیا اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی بات وضاحت سے بیان کرتا ہے آج بھی فرقہ واریت کی وجہ سے ہمارا ملک آگ کے گڑھے کے کنارے کھڑا ہے اس طرح جب قرآن آیا تو لوگ فساد اور جنگ و جدل کی دلدل میں پھنسے ہوئے تھے اسی طرح جس طرح آج ہم فرقہ واریت کی جنگ کی لپیٹ میں آچکے ہیں۔

اور سب صراط المستقیم کی تلاش میں فرقوں سے چمٹے ہوئے ہیں حالانکہ یہ قرآن صراط مستقیم ہے اگر ہم آج اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے لائے ہوئے سچ یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیں تو ہم آگ میں گرنے سے بچ جائیں گے پھر سے بھائی بھائی بن جائیں گے۔ اگر ہم نے قرآن کو مضبوطی سے نہ پکڑا اور فرقوں پر ہی رہے تو ہم نے آگ میں گرنا ہی ہے۔

احاطہ کتاب

رسول ﷺ کی قوم نے احادیث کے زریعے قرآن پاک کے سچ کو جھٹلا دیا ہے۔ان پر اللہ تعالیٰ کوئی سا عذاب بھیج سکتے ہیں۔ رسول ﷺ نے فرمایا۔ میں تم پر وکیل نہیں۔ ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور جلد ہی آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

سورہ انعام آیات 65 تا 67 پارہ نمبر 7

آپ ﷺ کہہ دو۔کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے۔یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔یا تمہیں مختلف فرقے بنا کر ایک فرقے کو دوسرے سے لڑائی کا مزا چکھادے۔دیکھیئے ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیات بیان کرتے ہیں، تا کہ وہ سمجھ جائیں۔اور آپ کی قوم نے اس قرآن کو جھٹلا دیا۔ حالانکہ وہ سچ ہے۔آپ ﷺ کہیے میں تم پر وکیل نہیں۔ ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ فرمارہے ہیں ۔کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے۔یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے ۔یا تمہیں مختلف فرقے بنا کر ایک فرقے کو دوسرے سے لڑائی کا مزا چکھادے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم کس طرح مختلف طریقوں سے آیات بیان کرتے ہیں، تا کہ وہ سمجھ جائیں۔اور آپ کی قوم نے اسے قرآن کو جھٹلا دیا۔ حالانکہ وہ سچ ہے۔آپ ﷺ کہیے میں تم پر وکیل نہیں۔ ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ فرقہ پرستی اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔جو قرآن پاک کو جھٹلانے کی وجہ سے ہم پر آیا ہے۔کیونکہ قرآن پاک نے فرقے بنانے سے منع کیا تھا۔جبکہ فرقہ پرست قرآن پاک کی سچائی کو جھٹلا کر فرقوں پر قائم ہیں۔رسول ﷺ فرمارہے ہیں۔میں تم پر وکیل نہیں۔ ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرستوں نے قرآن پاک کی سچائی کو جھٹلا کر امیدیں لگا رکھی ہیں۔کہ رسول ﷺ ہمیں بخشوائیں گے۔رسول ﷺ فرمارہیں ہیں کہ میں تم پر وکیل نہیں۔کیونکہ رسول ﷺ تو قرآن پاک لے کر آئے ہیں۔جسے فرقہ پرستوں نے جھٹلا دیا ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔اور عن قریب آپ کو معلوم ہو جائے گا۔یعنی قیامت والے دن سب جان لو گے۔